© rasailojaraid.com

مولانا ظفر علی خاں مرحوم اُردو زبان کے بلند پایہ ادیب - خطیب - شاعر- صحافی اور جنگِ آزادی کے صفِ اوّل کے سپاہی تھے ایک زمانہ میں اُن کا اور اُن کے اخبار زمیندار کا پورے ملک میں نام گونجتا تھا اور مولانا مرحوم کی نظمیں اور مقالات پڑھنے والوں پر وجد و حال کا عالم طاری کر دیتے تھے۔ آغا شورش کاشمیری نے اس کتاب میں مولانا کی شخصیت کا سراپا ایک مخصوص انداز میں کھینچا ہے جس میں اُن کے علمی و عملی اور اخلاقی کمالات و خصوصیات کے خدوخال پوری طرح ابھر آئے ہیں بقول پروفیسر محمد سرور کے لائق مصنف چوں کہ مولانا مرحوم کی خصوصیات کے اس درجہ حامل ہیں کہ گویا انھیں کا عکس اور مثنیٰ معلوم ہوتے ہیں اس لیے مولانا کی شخصیت نگاری کا فرض اُن سے زیادہ کوئی اور شخص زیادہ بہتر طریقہ پر انجام نہیں دے سکتا تھا۔ یہ کتاب بے حد دل چسپ بھی ہے۔ عبرت آفریں بھی اور معلومات افزا بھی خطابت۔ صحافت اور شاعری ان تینوں کے امتزاج نے اس کو حسین و لطیف مجموعہ رنگ و بو بنا دیا ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری تقطیع متوسط ضخامت ۲۰۲ صفحات کتابت و طباعت اور کاغذ اعلیٰ قیمت پانچ روپے۔ یہ کتاب بھی شورش صاحب کاشمیری کی چکیدہ قلم ہے اور مطبوعات چٹان میں سے ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی ساری زندگی جہد و عمل کی زندگی ہے۔ تحریک خلافت کانگریس۔ احرار۔ جمعیۃ علماء ہند۔ ہر ایک سے وابستہ ہو کر انھوں نے بڑی سرگرمی اور جوش کے ساتھ کام کیا ہے۔ وہ اردو اور پنجابی دونوں زبانوں کے بے پناہ خطیب ہیں۔ جب بولنا شروع کرتے ہیں تو تقریر نہیں کرتے جادو کرتے ہیں۔ سامعین پر سکتہ کا سا عالم طاری ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ یوں بھی بڑے باغ و بہار اور ذاتی اوصاف و کمالات کے لحاظ سے غیر معمولی شخصیت کے بزرگ ہیں۔ شورش صاحب کو مولانا ظفر علی خاں کی طرح شاہ جی سے بھی بڑی عقیدت و محبت ہے اور اسی عقیدت کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے یہ کتاب اپنے مخصوص انداز میں لکھی ہے۔ شاہ جی کے ذاتی حالات و سوانح اخلاق و عادات اور ان کے لطائف و ظرائف کے ساتھ شاہ جی کا تعلق جن تحریکوں سے رہا ہے ان کی تاریخ بھی اس کتاب میں آ گئی ہے۔ اس لئے یہ کتاب تقسیم سے پہلے ہندوستان کی مختلف تحریکوں کی ایک تاریخی دستاویز بھی ہے۔ زبان و بیان کی لطافت کا یہ عالم ہے کہ پڑھنے میں ناول کا مزہ ملتا ہے۔

© rasailojaraid.com